مسئلہ:

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں ایک جوائنٹ فیملی میں رہتی ہوں، میرے پہلے تین بچے ہیں۔ ابھی پھر میں نے کنسیو کر لیا ہے، بڑی بہو ہونے کی وجہ سے گھر کی ذمہ داریاں بھی زیادہ ہوتی ہیں، اس لئے میں اس حمل کو جاری نہیں رکھ سکتی، کیونکہ میرا شوہر اور باقی فیملی راضی نہیں ہیں۔ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

وضاحت: تین بچے پہلے ہیں تو چوتھے کا خرچہ پانی کون اٹھائے گا۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ آج کل لوگوں میں یہ چیز عام ہو گئی ہے کہ بلاوجہ اسقاط حمل (abortion) کروا دیتے ہیں۔ جو ایک کبیرہ گناہ ہے۔ بغیر کسی عذر شرعی کے ایسا کرنے والا سخت گناہگار ہے۔ اگر حمل کی عمر چار ماہ ہو جائے تو اس کو کسی بھی صورت ضائع نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ ماں کی جان ضائع ہونے کا یقینی خطرہ ہو۔ تاہم اگر حمل میں جان نہیں پڑی یعنی چار ماہ سے پہلے پہلے عذر شرعی کی وجہ سے اسقاط حمل (abortion) کروانے کی گنجائش ہے۔ لہذا بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں گھر کی ذمہ داری یا فیملی کی ناراضگی ایسا کوئی شرعی عذر نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے حمل کو ساقط کروایا جائے، اسی طرح رزق کے ڈر سے حمل گرانے کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْـيَةَ اِمْلَاقٍ۔ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ۔اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (سورہ بنی اسرائیل ۳۱)

اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے

۱. عن ابن مسعودؓ قال: حدثنا رسول الله ﷺ وہو الصادق المصدوق إن أحدكم يجمع خلقه فی بطن أمه فی أربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذٰلک ثم يكون مضغة مثل ذٰلک ثم يرسل إليه الملک فينفخ فيه الروح۔ (صحیح مسلم، باب کیفیۃ خلق الآدمی فی بطن أمه، النسخة الهندیة ۳۳۲/۲، بیت الأفکار رقم: ۲۶۴۳، سنن ابن ماجه، باب فی القدر، اللسخة الهندیة ۸/۱، دار السلام رقم: ۷۶)

٢. العلاج لإسقاط الولد إذا استبان خلقه كالشعر والظفر ونحوہما لا یجوز، وان کان غیر مستبین الخلق یجوز ...، امرأة مرضعةٌ ظهر بها حبل وانقطع لبنها وتخاف على ولدہا الهلاک ولیس لأبي ہٰذا الولد سعة حتى یستأجر الظئر یباح لها أن تعالج في استنزال الدم ما دام نطفة أو مضغة أو علقة لم یخلق له عضو وخلقه لا یستبین إلا بعد مائة وعشرین یومًا۔ (الفتاویٰ الهندیة، کتاب الکراہیة / الباب الثامن عشر ۳۵۶،۵ زکریا)

٣. وقالوا : یباح إسقاط الولد قبل أربعة أشهر ولو بلا إذن الزوج۔ (الدر المختار مع الشامي، کتاب النکاح / مطلب في حکم إسقاط الحمل ۱۷۶،۳ دار الفکر بیروت، ۳۳۵،۴ زکریا)والله تعالٰی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۰/شعبان/۱۴۴۴ھ

01/مئی/2023ء

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ عفی عنہ
۱۰/۱۰/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح
[illegible]

الجامعة الاشرفیة
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

دار الافتاء
34/154
06-5-23
الجامعة الاشرفیة